"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"۔
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

اسلام کی روحانی و فکری ترقی کا آئینہ دار

ربوہ

# تحریک جدید

ماہنامہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امان ۱۳۵۲ هش ــ مارچ ۱۹۷۳ء

ایڈیٹر
نسیم سیفی

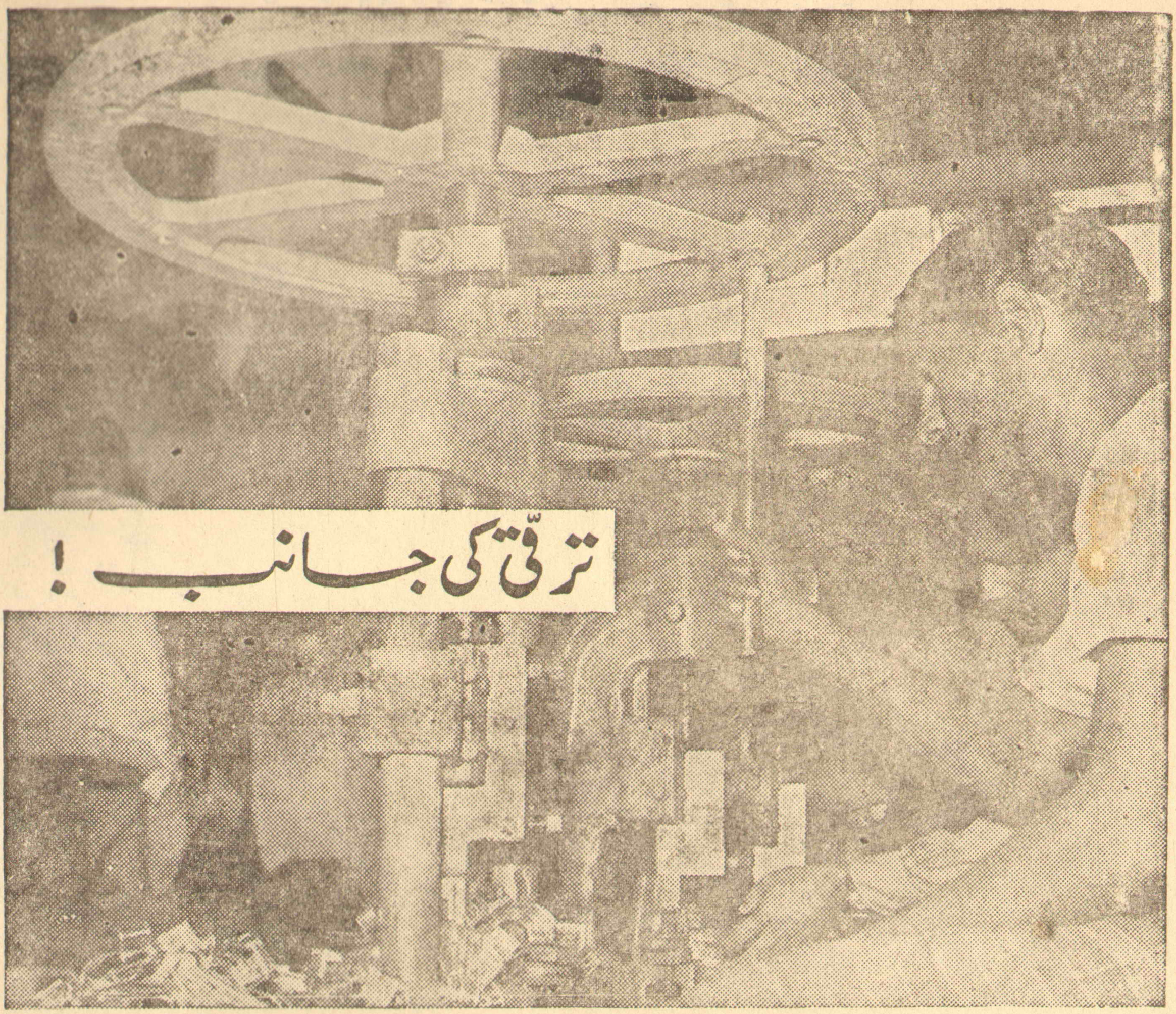


چند اوزار، ایک دو مشینیں اور توانا ہاتھ —— محنت اور چابکدستی سے کیا کچھ نہیں بنا لیتے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یو بی ایل چھوٹی صنعتوں کے لئے بینکاری کی جدید ترین خدمات پیش کرتا ہے۔

ملک بھر میں ۶۰۰ سے زائد شاخیں - بیرونی شاخیں لندن، ایسٹ لندن، برمنگھم، شیفیلڈ، بریڈفورڈ، مانچسٹر، بحرین (باب البحرین روڈ)، بحرین (منامہ)، العین، ابوظہبی، دوبئی، شارجہ، ڈیرہ، دوہا، اجمان، ام القوین، راس الخیمہ اور دمام۔ پاکستان میں ذیلی ادارہ یونین بینک لمیٹڈ۔

یونائیٹڈ بینک لے۔ جی۔ زیورچ اور یونائیٹڈ بینک لبنان اینڈ پاکستان ایس۔ لے۔ ایل۔

یو بی ایل کے لئے سبھی کرم فرما اہم ہیں۔

## راہِ ترقی میں پیش پیش

ایک بین الاقوامی بینک

یو بی ایل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

# ماہنامہ تحریکِ جدید ربوہ

جلد ۵۳ شمارہ ۱۳

(مارچ ۱۹۷۳ء)

ایڈیٹر

**شیر سیفی**

سالانہ چندہ ـــــ ۲ روپے

فی پرچہ ـــــ ۲۰ پیسے

# ترتیب

Digitized by Khilafat Library Rabwah


- اداریہ — صـ۲
- ذکرِ حبیبؑ — تقریر محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل الاعلیٰ تحریکِ جدید بر موقع جلسہ سالانہ ۱۹۷۲ء — ۳
- کردار (نظم) — ۲۲
- اشتہارات — ۲۳



پبلشر :- عبداللطیف خان

پرنٹر :- سیّد عبدالحی

مطبع :- ضیاء الاسلام پریس ربوہ

مقامِ اشاعت :- دفتر ماہنامہ تحریکِ جدید دفاترِ تحریکِ جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

تاریخ اشاعت :- ہر ماہ کی دس تاریخ

فون نمبر :- ۶۷۸

رجسٹرڈ نمبر ایل :- ۷۶۷۶

کتابت :- حمید الدین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۹ | ماہنامہ تحریکِ جدید ربوہ | شمارہ ۳

امان ۱۳۵۲ ہش

مارچ ۱۹۷۳ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ادارہ

# ذکرِ حبیب علیہ السلام

اِس شمارہ میں ہم ذکرِ حبیب علیہ السلام — محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل الاعلیٰ کی گذشتہ جلسہ سالانہ کے موقع پر تقریر — شائع کر رہے ہیں۔ اِس سلسلہ میں ہم صرف یہ کہنا چاہتے ہیں کہ تمام مصلح اور مامور روزمرّہ کی زندگی میں اپنے ماننے والوں کو بالکل ویسا ہی بنانا چاہتے ہیں جیسے وہ خود ہوتے ہیں اور درحقیقت مصلح اور مامور کی بعثت کا اصل مقصد بھی یہی ہوتا ہے کہ لوگ اپنی زندگیوں کو اس کی زندگی کے مطابق ڈھالیں۔ عقائد انتہائی ضروری سہی لیکن اعمال ان سے بھی زیادہ ضروری ہیں۔

"ذکرِ حبیب علیہ السلام" میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حیاتِ طیّبہ ہی کے بعض پہلوؤں کو اُجاگر کیا گیا ہے ہماری خواہش ہے اور ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایسا ہی بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ قارئینِ کرام سے درخواست ہے کہ وہ اِس تقریر کو بار بار پڑھیں، گھر کے تمام افراد کو سُنائیں اور اپنی روزمرّہ کی زندگی میں ان پر عمل پیرا ہوں ۔

# ذکرِ حبیب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرتِ مبارکہ کے دو پہلو

تقریر محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل الاعلیٰ تحریک جدید

برموقع جلسہ سالانہ ۱۹۷۲ء

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے ایک الہام میں مخاطب کر کے فرمایا:-

کُلُّ بَرَکَۃٍ مِّنْ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَتَبَارَکَ مَنْ عَلَّمَ وَتَعَلَّمَ۔

(تذکرہ صـ۴۵ طبع دوم)

ہر ایک برکت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہے پس بڑا مبارک وہ ہے جس نے تعلیم دی اور جس نے تعلیم پائی۔

سو جماعت کو ہمیشہ یہ امر یاد رکھنا چاہیئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو کچھ پایا وہ محض اور محض محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے طفیل اور آپ کی برکت سے ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت پر جب ہم غور کرتے ہیں تو لازماً ہماری توجہ اس آقا کی طرف پھرتی ہے جس کے عشق نے آپ کے روئیں روئیں کو منور کر رکھا تھا اور جس کی محبت اور غلامی کے طفیل ہی آپ کو وہ مقام حاصل ہوا جو امت میں سے کسی اور کو نہیں ملا۔ بصیرت کی آنکھ اور دردمند دل اس آقا اور مطاع کی شان کا کچھ اندازہ لگا سکتا ہے جس کی جھلکیاں ہمیں سیرتِ مسیح موعود میں نظر آتی ہیں۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی اور آپ کی سیرت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا ہی عکس ہے۔

### سیرت مسیح موعودؑ کے دو پہلو

آج کی صحبت میں میں حضور علیہ السلام کی سیرت کے دو پہلو بیان کروں گا۔

اوّل :- اہلی زندگی

دوم :- تربیتِ اولاد

اِن دونوں کا آپس میں بہت قریبی رشتہ ہے دراصل یہ دو پہلو آپس میں منسلک بلکہ ایک دوسرے کے تابع ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اِس انتخاب کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ کسی انسان کے مقام کو پہچاننے کے لئے اس کی اہلی زندگی کا جاننا ازبس ضروری ہے۔ دوسری وجہ اس انتخاب کی یہ پیدا ہوئی کہ جماعت کے ایک حصہ میں ان دونوں پہلوؤں میں کچھ کمزوری کے آثار نظر آنے لگے ہیں اور جماعتِ احمدیہ کے کسی حصہ میں بھی کسی جہت سے کوئی کمزوری نہیں آنی چاہیئے۔ جماعت کی موجودہ اور آئندہ پود پر بہت بڑے بوجھ پڑنے والے ہیں جنہیں اُٹھانے کے لئے ہماری ہر نسل کو تیار رہنا چاہیئے۔

## حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کا حُلیہ مُبارک

قبل اِس کے کہ مَیں حضور علیہ السّلام کی سیرت کے اِن دو پہلوؤں پر کچھ عرض کروں مَیں حضور علیہ السلام کا حُلیہ مبارک بیان کرنا چاہتا ہوں کیونکہ اس وقت جماعت کی بھاری اکثریت ایسی ہے جنہوں نے حضور علیہ السلام کو نہیں دیکھا۔ حضور علیہ السلام کے حُلیہ کے متعلق حضور کے برادرِ نسبتی حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ تحریر فرماتے ہیں :-

"احمدی تو خدا کے فضل سے ہندوستان کے ہر گوشہ میں موجود ہیں بلکہ غیر ممالک میں بھی مگر احمد کے دیکھنے والے اور نہ دیکھنے والے احمدیوں میں بھی ایک فرق ہے۔ دیکھنے والوں کے دل میں ایک سرور اور لذّت اسکے دیدار اور صُحبت کی اَب تک باقی ہے نہ دیکھنے والے بارہا تاسف کرتے پائے گئے کہ ہائے ہم نے جلدی کیوں نہ کی اور کیوں نہ اس محبوب کا اصلی چہرہ اس کی زندگی میں دیکھ لیا۔ تصویر اور اصل میں بہت فرق ہے اور وہ فرق بھی وہی جانتے ہیں جنہوں نے اصل کو دیکھا۔۔۔۔

بجائے اس کے کہ مَیں آپ کا حُلیہ بیان کروں اور ہر چیز پر خود کوئی نوٹ دوں یہ بہتر ہے کہ مَیں سرسری طور پر اس کا ذکر کرتا جاؤں اور نتیجہ پڑھنے والے کی اپنی رائے پر چھوڑ دوں۔ آپ کے تمام حُلیہ کا خلاصہ ایک فقرہ میں یہ ہو سکتا ہے کہ

"آپ مردانہ حُسن کے اعلیٰ نمونہ تھے"

مگر یہ فقرہ بالکل نامکمل رہے گا اگر اس کے ساتھ دوسرا یہ نہ ہو کہ

"یہ حُسنِ انسانی ایک رُوحانی چمک دمک اور انوار اپنے ساتھ

لئے ہوئے تھا"

اور جس طرح آپ جمالی رنگ میں اِس
اُمّت کے لئے مبعوث ہوئے تھے اسی
طرح آپ کا جمال بھی خدا کی قدرت کا
نمونہ تھا اور دیکھنے والے کے دل کو
اپنی طرف کھینچتا تھا۔۔۔ آپ کا رنگ
گندمی اور نہایت اعلیٰ درجہ کا گندمی
تھا یعنی اس میں ایک نورانیت اور
سُرخی جھلک مارتی تھی اور یہ چمک جو
آپ کے چہرہ کے ساتھ وابستہ تھی
عارضی نہ تھی بلکہ دائمی۔ کبھی کسی صدمہ
رنج و ابتلاء، مقدمات اور مصائب
کے وقت آپ کا رنگ زرد ہوتے نہیں
دیکھا گیا اور ہمیشہ چہرہ مبارک کندن
کی طرح دمکتا رہتا تھا کسی مصیبت اور
تکلیف نے اِس چمک کو دُور نہیں کیا۔
علاوہ اس چمک اور نور کے آپ کے
چہرہ پر ایک بشاشت اور تبسّم ہمیشہ
رہتا تھا اور دیکھنے والے کہتے تھے کہ
اگر یہ شخص مُفتری ہے اور دل میں اپنے
تئیں جھوٹا جانتا ہے تو اس کے چہرہ
پر یہ بشاشت اور خوشی اور طمانیتِ
قلب کے آثار کیونکر ہو سکتے تھے یہ
نیک ظاہر کسی بد باطن کے ساتھ وابستہ
نہیں رہ سکتا اور ایمان کا نور بدکار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے چہرہ پر درخشندہ نہیں ہو سکتا۔۔۔

آپ کے سر کے بال نہایت باریک
سیدھے چکنے چمک دار اور نرم تھے۔
۔۔۔ آپ کی ڈاڑھی اچھی گھنداڑ تھی۔
۔۔۔ اور بہت خوبصورت۔۔۔ آپ کا
چہرہ کتابی یعنی معتدل لمبا تھا اور
حالانکہ عمر شریف ۷۰ اور ۸۰ کے
درمیان تھی پھر بھی جھریوں کا نام و
نشان نہ تھا اور نہ متفکّر اور غصّہ ور
طبیعت والوں کی طرح پیشانی پر شکن
کے نشانات نمایاں تھے۔ رنج، فکر
تردّد یا غم کے آثار چہرہ پر دیکھنے کی
بجائے زیارت کنندہ اکثر تبسّم اور
خوشی کے آثار ہی دیکھتا تھا۔

آپ کی آنکھوں کی سیاہی سیاہی مائل
شربتی رنگ کی تھی اور آنکھیں بڑی
بڑی تھیں مگر پپوٹے اِس وضع کے
تھے کہ سوائے اس وقت کے جب
آپ ان کو خاص طور پر کھولیں ہمیشہ
قدرتی غضِّ بصر کے رنگ میں رہتی تھیں
۔۔۔ پیشانی مبارک آپ کی سیدھی اور
بلند اور چوڑی تھی اور نہایت درجہ
کی فراست اور ذہانت آپ کے جبیں
سے ٹپکتی تھی علمِ قیافہ کے مطابق ایسی
پیشانی بہترین نمونہ اعلیٰ صفات اور

اخلاق کا ہے...

آپ کو کسی قسم کے خاص لباس کا شوق نہ تھا... آپ کو دیکھ کر کوئی شخص ایک لمحہ کے لئے بھی یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ اس شخص کی زندگی میں یا لباس میں کسی قسم کا تصنّع ہے یا یہ زیب و زینتِ دنیوی کا دلدادہ ہے ہاں البتہ والرجز فاھجر کے ماتحت آپ صاف اور ستھری چیز ہمیشہ پسند فرماتے اور گندی اور میلی چیز سے سخت نفرت رکھتے۔"

(سیرت المہدی حصّہ دوم صـ۱۱۹ تا صـ۱۲۹)

## حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی قلبی کیفیّت

اَب مَیں اپنے اصل مضمون کی طرف آتا ہوں۔ جیسا کہ ابتداء میں مَیں ذکر کر چکا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی ساری زندگی، زندگی کا ہر لمحہ فنا فی الرسول اور عشقِ رسول کا آئینہ دار ہے۔ اپنی اس قلبی کیفیّت کو آپ نے اپنے ایک فارسی شعر میں یوں بیان فرمایا ہے ؎

بعد از خدا بعشقِ محمدؐ مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

مَیں خدا کے بعد محمّد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے عشق میں مخمور رہوں۔ اگر میرا یہ عشق کسی کی نظر میں کفر ہے تو خدا کی قسم مَیں ایک سخت کافر انسان ہوں۔

## بیویوں سے حُسنِ سلوک کی تعلیم اور آپکا مُبارک نمونہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمارے آقا و مطاع آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بیویوں سے حُسنِ سلوک کے بارہ میں یہ فرما کر کہ خیرکم خیرکم لاھلہٖ وانا خیرکم لاھلی اپنی اُمّت کے لئے واضح تعلیم ارشاد فرما دی تو پھر وہ جو محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا عظیم روحانی فرزند اور اپنے آقا کے نقشِ قدم پر قدم رکھنے والا، عاشقِ رسول اور غلامِ احمد تھا کیسے اس رنگ میں رنگین نہ ہوتا۔

اِس جگہ مجھے ایک حدیث یاد آگئی، بخاری میں روایت ہے کہ ایک اُونٹ پر اُمّہات المومنین سفر فرما رہی تھیں، آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بھی ساتھ تشریف لیجا رہے تھے۔ اُونٹ کی نکیل پکڑنے والا ذرا تیزی سے چلنے لگا تو آپ نے فرمایا کہ یہ کانچ کے ٹکڑے ہیں انہیں احتیاط سے لے کر جاؤ کہیں ٹوٹ نہ جائیں۔

بیویوں سے حُسنِ سلوک اور طریقِ سلوک کے متعلق چند الفاظ میں ہی اتنا فلسفہ بیان کر دیا گیا ہے کہ اس پر کتابیں لکھی جا سکتی ہیں حضور علیہ السلام کے ایک صحابی حضرت مولوی عبدالکریم سیالکوٹی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی اہلیہ محترمہ سے کچھ زبانی سختی کا سلوک فرمایا ہے اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کو الہام ہوا:۔

یہ طریق اچھا نہیں اِس سے روک دیا جائے مسلمانوں کے لیڈر عبدالکریم کو

خذوا الرّفق الرّفق فانّ الرّفق راس الخیرات۔

نرمی کرو نرمی کرو تمام نیکیوں کا سر
نرمی ہے۔"

(اربعین نمبر ۳ صفحہ ۳۸ بحوالہ تذکرہ طبع دوم صفحہ ۴۰۹)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضورؑ اپنے اِس الہام کے متعلق تحریر فرماتے ہیں:-

"اِس الہام میں تمام جماعت کے لئے تعلیم ہے کہ اپنی بیویوں سے رفق اور نرمی کے ساتھ پیش آویں وہ ان کی کنیزیں نہیں ہیں۔ درحقیقت نکاح مرد اور عورت کا باہم ایک معاہدہ ہے۔ پس کوشش کرو کہ اپنے معاہدہ میں دغاباز نہ ٹھہرو۔ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے وعاشروھن بالمعروف (النساء آیت ۲۰) یعنی اپنی بیویوں کے ساتھ نیک سلوک کے ساتھ زندگی بسر کرو۔ اور حدیث میں ہے خیرکم خیرکم باھلہٖ یعنی تم میں سے اچھا وہی ہے جو اپنی بیوی سے اچھا ہے سو روحانی اور جسمانی طور پر اپنی بیویوں سے نیکی کرو۔ ان کے لئے دعا کرتے رہو اور طلاق سے پرہیز کرو کیونکہ نہایت بدخدا کے نزدیک وہ شخص ہے جو طلاق دینے میں جلدی کرتا ہے جس کو خدا نے جوڑا ہے اس کو ایک گندہ برتن کی طرح مت توڑو۔"

(اربعین نمبر ۳ صفحہ ۳۸ حاشیہ)

اِسی طرح حضور نے ایک شخص کے بارہ میں جو عجلت میں بیوی کو طلاق دینا چاہتا تھا فرمایا:-

"جو شخص اِس قدر جلدی قطع تعلق کرنے پر آمادہ ہو جاتا ہے تو ہم کیسے امید رکھ سکتے ہیں کہ ہمارے ساتھ اس کا پکّا تعلق ہے۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۲۰)

مئی ۱۸۹۳ء کا واقعہ ہے جبکہ ڈپٹی عبداللہ آتھم سے امرتسر میں مباحثہ تھا۔ ایک رات جبکہ خان محمد شاہ مرحوم کے مکان پر بڑا مجمع تھا۔ اطراف سے بہت سے لوگ آئے ہوئے تھے۔ حضرت اُس روز سر درد سے بیمار تھے۔ شام کو مشتاقانِ زیارت ہمہ تن چشمِ انتظار بنے ہوئے تھے۔ حضرت مجمع میں تشریف لائے۔ منشی عبدالحق صاحب لاہوری پنشنر نے (جو پہلے آپ سے بڑی محبت اور حُسنِ ظن رکھتے تھے مگر بعد میں الگ ہو گئے) آپ سے آپ کی بیماری کی تکلیف پوچھی اور پھر کہا "آپ کا کام بہت نازک ہے اور آپ کے سر پر بھاری بوجھ ہے آپکو چاہیئے کہ جسم کی صحت کی رعایت کا خیال رکھا کریں اور ایک خاص مقوی غذا لازماً آپ کے لئے ہر روز تیار ہونی چاہیئے۔"

اس پر حضرت اقدسؑ نے فرمایا:-

"ہاں یہ بات تو درست ہے اور ہم نے کبھی کبھی کہا بھی ہے مگر عورتیں کچھ اپنے ہی دھندوں میں ایسی مصروف

رہتی ہیں کہ اَور باتوں کی چنداں پرواہ
نہیں کرتیں۔"

اس پر منشی عبدالحق صاحب نے کہا کہ " اجی حضرت آپ ڈانٹ ڈپٹ کر نہیں کہتے اور رُعب پیدا نہیں کرتے۔ میرا یہ حال ہے کہ مَیں کھانے پینے کے لئے خاص اہتمام کیا کرتا ہوں اور ناممکن ہے کہ میرا حکم ٹل جائے اور میرے کھانے کے اہتمام میں سرمو فرق آجائے ورنہ ہم دوسری طرح خبر لیں۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ نے خیال کیا کہ یہ بات میرے محبوب آقا کے حق میں مفید ہے اِس لئے بغیر سوچے سمجھے اس کی تائید کر دی۔ حضرت اقدس نے حضرت مولانا کی طرف دیکھا اور تبسّم سے فرمایا:۔

" ہمارے دوستوں کو تو ایسے اخلاق سے پرہیز کرنا چاہیئے۔"

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب بڑے ذکی الحس تھے وہ فرماتے ہیں:۔

" بس خدا ہی جانتا ہے کہ مَیں اِس مجمع میں کس قدر شرمندہ ہوُا اور مجھے سخت افسوس ہوُا۔"

(سیرۃ حضرت مسیح موعودؑ مصنفہ شیخ یعقوب علی عرفانی حصہ اوّل صفحہ ۵۲-۵۳)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ فرمانا کہ ہمارے دوستوں کو تو ایسے اخلاق سے پرہیز کرنا چاہیئے اس اعلیٰ وارفع مقام کی نشان دہی کرتا ہے جو چشم پوشی اور اہل سے لطف و کرم کا پہلو لئے ہوئے تھا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور حضرت اُمّ المومنین رضی اللہ عنہا سے ناراض ہونا جانتے ہی نہ تھے۔ حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

" مَیں نے اپنے ہوش میں نہ کبھی حضور علیہ السلام کو حضرت اُمّ المومنین سے ناراض دیکھا نہ سُنا بلکہ ہمیشہ وہ حالت دیکھی جو ایک آئیڈیل (Ideal) جوڑے کی ہونی چاہیئے۔ بہت کم خاوند اپنی بیویوں کی وہ دلداری کرتے ہیں جو حضور علیہ السلام حضرت اُمّ المومنین کی فرمایا کرتے تھے اور آپ کو لفظ تم سے مخاطب فرمایا کرتے تھے۔ اور ہندوستانی میں ہی اکثر کلام کرتے تھے مگر شاذ و نادر پنجابی میں بھی۔ حالانکہ بچوں سے اکثر پنجابی بولا کرتے تھے۔"

(سیرۃ حضرت اُمّ المومنین حصہ اوّل صفحہ ۳۲۶)

استانی سکینۃ النساء صاحبہ اہلیہ حضرت قاضی محمد ظہور الدین اکمل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ:۔

" ایک دفعہ حضرت اُمّ المومنین فرماتی تھیں کہ مَیں پہلے پہل جب دِلّی سے آئی تو مجھے معلوم ہوُا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام گُڑ کے میٹھے چاول پسند فرماتے ہیں چنانچہ مَیں نے بہت شوق اور اہتمام سے میٹھے چاول پکانے کا

انتظام کیا۔ تھوڑے سے چاول منگوائے
اور اس میں چار گنا گُڑ ڈال دیا سو وہ
بالکل راب سی بن گئی جب تپیلی چولہے
سے اُتاری اور چاول برتن میں نکالے
تو دیکھ کر سخت رنج اور صدمہ ہُوا کہ
یہ تو خراب ہو گئے اُدھر کھانے کا وقت
ہو گیا تھا حیران تھی کہ اَب کیا کروں
اتنے میں حضرت صاحب آ گئے میرے
چہرے کو دیکھا جو رنج اور صدمہ سے
رونے والوں کا سا بنا ہُوا تھا۔ آپ
دیکھ کر ہنسے اور فرمایا کیا چاول اچھے
نہ پکنے کا افسوس ہے۔ پھر فرمایا نہیں
یہ تو بہت اچھے ہیں میرے مذاق کے
مطابق پکے ہیں ایسے زیادہ گُڑ والے
ہی تو مجھے پسندیدہ ہیں۔ یہ تو بہت
ہی اچھے ہیں اور پھر بہت خوش ہو کر
کھائے۔

حضرت اُمّ المومنین فرماتی تھیں کہ
حضرت صاحب نے مجھے خوش کرنے
کی اتنی باتیں کہیں کہ میرا دِل بھی خوش
ہو گیا۔"

(سیرت اُمّ المومنین حصہ اوّل صفحہ ۳۱۷)

کھانے کی ذرا سی اونچ نیچ پر بگڑنے والے اور
گھر والوں کو سخت سُست کہنے والے غور کریں کہ ان کا
عمل کہاں تک اپنے آقا کے قول اور عمل کے مطابق ہے۔

حضور علیہ السلام اپنی جماعت کو مخاطب کرتے
ہوئے فرماتے ہیں:-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"چاہیئے کہ بیویوں سے خاوند کا ایسا
تعلق ہو جیسے دو سچے اور حقیقی دوستوں
کا ہوتا ہے۔ انسان کے اخلاقِ فاضلہ
اور خدا تعالیٰ سے تعلق کی پہلی گواہ تو
یہی عورتیں ہوتی ہیں اگر ان ہی سے
اس کے تعلقات اچھے نہیں ہیں تو پھر
کس طرح ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ سے
صُلح ہو۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہے خیرکم خیرکم
لاھلہٖ تم میں سے اچھا وہ ہے جو
اپنے اہل کے لئے اچھا ہو۔ بیوی کے
ساتھ جس کا عمدہ چال چلن اور
معاشرت اچھی نہیں وہ نیک کہاں
دوسروں کے ساتھ نیکی اور بھلائی
تب کر سکتا ہے جب وہ اپنی بیوی
کے ساتھ عمدہ سلوک کرتا ہو۔"

(ملفوظات جلد ۵ صفحہ ۱۸۴)

پھر فرمایا:-

"فحشاء کے سوا باقی تمام کج خُلقیاں
اور تلخیاں عورتوں کی برداشت کرنی
چاہئیں۔ ہمیں تو کمال بے شرمی معلوم
ہوتی ہے کہ مرد ہو کر عورت سے جنگ
کریں۔ ہم کو خدا نے مرد بنایا ہے درحقیقت

ہم پر اتمامِ نعمت ہے۔ اس کا شکریہ
یہ ہے کہ ہم عورتوں سے لطف اور
نرمی کا برتاؤ کریں۔"

(ملفوظات جلد ۲ صـ۱)

حضور علیہ السلام کی ساری زندگی میں ہمیں نظر آتا ہے کہ حضور کے قول اور فعل میں ایسی ہم آہنگی اور تطابق تھا جیسے دو جڑواں بچے۔ حضور کا فرمان تو آپ نے سن لیا اب اس پر حضور کا اپنا عمل حضرت مولوی عبدالکریم رضی اللہ عنہ کی اس روایت سے واضح ہو جاتا ہے:۔

"عرصہ قریب پندرہ برس کا گزرتا ہے جب کہ حضرت صاحب نے بارِ دیگر خدا تعالیٰ کے امر سے معاشرت کے بھاری اور نازک فرض کو اُٹھایا ہے اِس اثناء میں کبھی ایسا موقع نہیں آیا کہ خانہ جنگی کی آگ مشتعل ہوئی ہو۔ وہ ٹھنڈا دِل اور بہشتی قلب قابلِ غور ہے جسے اتنی مدت میں کسی قسم کے رنج اور تنغص عیش کی آگ کی آنچ نہ چھوئی ہو۔ اِس بات کو اندرونِ خانہ کی خدمت گار عورتیں جو عوام الناس سے ہیں اور فطری سادگی اور انسانی جامہ کے سوا کوئی تکلف اور تصنع، زیر کی اور استنباطی قوت نہیں رکھتیں۔ بہت عمدہ طرح محسوس کرتی ہیں وہ تعجب سے دیکھتی ہیں اور زمانہ اور گردوپیش کے عام عُرف اور برتاؤ کے بالکل برخلاف دیکھ کر بڑے تعجب سے کہتی ہیں اور مَیں نے بارہا انہیں خود حیرت سے کہتے ہوئے سُنا ہے کہ "مرجا بیوی دی گل بڑی منداے۔"

(سیرت المہدی حصہ اوّل صـ۲۷۶)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت نواب محمد علی خاں صاحب رضی اللہ عنہ کی پہلی بیگم ۱۸۹۸ء میں فوت ہو گئی تھیں حضرت اقدس نے اُن کو تعزیت کا ایک خط لکھا جس میں میاں بیوی کے تعلقات پر روشنی ڈالی۔ یہ خط آئینہ ہے ان خیالات کا جو آپ کے اندر موجزن تھے اور اس آئینہ میں ہم کو آپ کی اہلی زندگی کا پتہ ملتا ہے۔ آپ نے تحریر فرمایا:۔

"درحقیقت اگرچہ بیٹے بھی پیارے ہوتے ہیں۔ بھائی اور بہنیں بھی عزیز ہوتی ہیں لیکن میاں بیوی کا علاقہ ایک الگ علاقہ ہے جس کے درمیان اسرار ہوتے ہیں۔ میاں بیوی ایک ہی بدن اور ایک ہی وجود ہو جاتے ہیں ان کو صدہا مرتبہ اتفاق ہوتا ہے کہ ایک ہی جگہ سوتے ہیں۔ وہ ایکدوسرے کا عضو ہو جاتے ہیں۔ بسا اوقات ان میں ایک عشق کی سی محبت پیدا ہو جاتی

ہے اس محبت اور باہم اُنس پکڑنے
کے زمانہ کو یاد کر کے کون دِل ہے جو
پُر آب نہیں ہو سکتا۔ یہی وہ تعلق ہے
جو چند ہفتہ باہر رہ کر آخر فی الفور
یاد آتا ہے۔ اس تعلق کا خدا نے بار بار
ذکر کیا ہے کہ باہم محبت اور اُنس
پکڑنے کا یہی طریق ہے لبسا اوقات
اس تعلق کی برکت سے دنیوی تلخیاں
فراموش ہو جاتی ہیں۔ یہاں تک کہ
انبیاء علیہم السلام بھی اس تعلق کے
محتاج تھے۔ جب سرورِ کائنات صلے
اللہ علیہ وسلم بہت ہی غمگین ہوتے تھے
تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ران
پر ہاتھ مارتے تھے اور فرماتے تھے
ارحنا یا عائشہ عائشہ ہمیں خوش
کر ہم اِس وقت غمگین ہیں۔"

اگرچہ یہ خط حضرت نواب محمد علی خاں رضی اللہ عنہ کے نام ہے مگر اس میں میاں بیوی کے تعلقات کی حقیقت پر نہایت عمدہ رنگ میں روشنی ڈالی گئی ہے۔

اَب مَیں اپنی بہنوں کی خدمت میں بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ خدا اور اس کے رسول نے عورتوں کے فرائض کی نشان دہی بھی کر دی ہے۔ نیک بختی اور تسکین کی زندگی تبھی نصیب ہو سکتی ہے جب عورتیں بھی اپنے فرائض کو پہچانیں۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ:۔

"خاوند عورت کے لئے اللہ تعالےٰ کا مظہر ہوتا ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ اپنے سوا کسی کو سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔"

(ملفوظات جلد دوم صـ۱۴۸)

اِن چند الفاظ میں عورتوں کے فرائض کا سارا مضمون ہی بیان فرما دیا گیا ہے۔ احمدی بیبیوں کے لئے مقامِ غور بھی ہے اور مقامِ فکر بھی۔

## تربیتِ اولاد کے متعلق تعلیم اور مُبارک نمونہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اَب مَیں امرِ دوم یعنی تربیتِ اولاد کے متعلق حضور کے ارشادات اور اُسوہ کو بیان کرتا ہوں۔ حضور علیہ السلام نے اولاد کی خواہش کے متعلق ایک بہت لطیف ارشاد فرمایا ہے۔ حضور فرماتے ہیں کہ:۔

"انسان کو سوچنا چاہیئے کہ اُسے اولاد کی خواہش کیوں ہوتی ہے؟ کیونکہ اس کو محض طبعی خواہش ہی تک محدود نہ کر دینا چاہیئے کہ جیسے پیاس لگتی ہے یا بھوک لگتی ہے جب تک محض اس غرض کے لئے نہ ہو کہ وہ دیندار اور متقی ہو اور خدا تعالیٰ کی فرمانبردار ہو کر اس کے دین کی خادم ہے بالکل فضول بلکہ ایک قسم کی معصیت اور گناہ ہے اور باقیات صالحات کی بجائے اس کا نام باقیات سیئات

رکھنا جائز ہوگا لیکن اگر کوئی شخص
یہ کہے کہ مَیں صالح اور خداترس اور
خادمِ دین اولاد کی خواہش کرتا ہوں
تو اس کا یہ کہنا بھی نرا ایک دعویٰ ہی
دعویٰ ہوگا جب تک کہ وہ خود اپنی
حالت میں ایک اصلاح نہ کرے۔ اگر
خود فسق و فجور کی زندگی بسر کرتا ہے
اور مُنہ سے کہتا ہے کہ مَیں صالح اور
متقی اولاد کی خواہش کرتا ہوں تو
وہ اپنے اس دعویٰ میں کذّاب ہے
صالح اور متقی اولاد کی خواہش سے
پہلے ضروری ہے کہ وہ خود اپنی اصلاح
کرے اور اپنی زندگی کو متقیانہ زندگی
بنادے تب اس کی ایسی خواہش
ایک نتیجہ خیز خواہش ہوگی اور ایسی
اولاد حقیقت میں اِس قابل ہوگی کہ
اس کو باقیات صالحات کا مصداق
کہیں۔" (ملفوظات جلد دوم صفحہ ۳۷۰، ۳۷۱)

نیز فرمایا :-

"ہم نے تو اپنی اولاد وغیرہ کا پہلے
ہی سے فیصلہ کیا ہوا ہے کہ یہ سب
خدا تعالیٰ کا مال ہے اور ہمارا اس میں
کچھ تعلق نہیں اور ہم بھی خدا تعالیٰ کا
مال ہیں جنہوں نے پہلے ہی سے فیصلہ
کیا ہوتا ہے اُن کو غم نہیں ہوتا

کرتا۔" (ملفوظات جلد نہم صفحہ ۴۰۹)

اب دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ السّلام کی
اِس نیّت اور جذبہ کو قبولیت سے کیسا نوازا کہ حضور
کی ساری اولاد خادمِ دین اور دین کے لئے غیرت رکھنے
والی تھی۔ اور پھر اُن میں سے ایک وہ بھی تھا جس کو خود
اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود کا حُسن و احسان میں نظیر قرار
دیا اور مصلح موعود کے منصب پر فائز کیا گیا جس کے ہاتھ
سے دنیا کے کثیر ممالک میں تبلیغ اور اشاعتِ اسلام کے
کام کی داغ بیل رکھی گئی جس کے ثمرات مومنین کو اس
بابرکت وجود کے درجات کی بلندی کے لئے دعاؤں کی
تحریک کرتے رہیں گے۔

تربیتِ اولاد کے متعلق حضور علیہ السلام نے
سب سے مقدم اور افضل طریق والدین کا اپنی اولاد کے
حق میں دعا کو قرار دیا ہے حضور فرماتے ہیں :-

"میری اپنی تو یہ حالت ہے کہ میری
کوئی نماز ایسی نہیں ہے جس میں مَیں
اپنے دوستوں اور اولاد اور بیوی کے
لئے دعا نہیں۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۳۷۲)

حضرت مولوی عبدالکریم رضی اللہ عنہ نے ایک
واقعہ بیان کیا۔ آپ فرماتے ہیں "حضرت بچّوں کو سزا دینے
کے سخت مخالف ہیں۔ مَیں نے بارہا دیکھا ہے ایسی کسی
چیز پر برہم نہیں ہوتے جیسے جب سُن لیں کہ کسی نے بچّہ
کو مارا ہے۔ یہاں ایک بزرگ نے اپنے بچّہ کو عادتاً مارا
تھا۔ حضرت بہت متاثر ہوئے اور انہیں بُلا کر بڑی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دردانگیز تقریر فرمائی۔ فرمایا:-

"میرے نزدیک بچّوں کو یُوں مارنا شرک میں داخل ہے گویا بدمزاج مارنے والا ہدایت اور ربوبیت میں اپنے تئیں حِصّہ دار بنانا چاہتا ہے... اگر کوئی شخص خوددار اور اپنے نفس کی باگ کو قابو سے نہ دینے والا اور پُورا متحمّل اور بُردبار اور باسکون اور باوقار ہو تو اُسے البتہ حق پہنچتا ہے کہ کسی وقتِ مناسب پر کسی حد تک بچّہ کو سزا دے یا چشم نمائی کرے... جس طرح اور جس قدر سزا دینے میں کوشش کی جاتی ہے کاش دعا میں لگ جائیں اور بچّوں کے لئے سوزِ دل سے دعا کرنے کو ایک حزب مقرر کر لیں اِس لئے کہ والدین کی دعا کو بچّوں کے حق میں خاص قبول بخشا گیا ہے۔ مَیں التزاماً چند دعائیں ہر روز مانگا کرتا ہوں۔ اوّل اپنے نفس کے لئے دعا مانگتا ہوں کہ خداوند کریم مجھ سے وہ کام لے جس سے اس کی عزّت و جلال ظاہر ہو اور اپنی رضا کی پوری توفیق عطا کرے۔ دوم پھر اپنے گھر کے لوگوں کے لئے مانگتا ہوں کہ ان سے قرۃ عین عطا ہو اور اللہ تعالیٰ کی مرضیات کی راہ پر چلیں سوم پھر اپنے بچّوں کے لئے دعا مانگتا ہوں کہ یہ سب دین کے خدام بنیں۔ چہارم اپنے مخلص دوستوں کے لئے نام بنام۔ پنجم اور پھر ان سب کے لئے جو اِس سلسلہ سے وابستہ ہیں خواہ ہم انہیں جانتے ہیں یا نہیں جانتے۔"

پھر فرمایا:-

"ہدایت اور تربیتِ حقیقی خدا تعالیٰ کا فعل ہے۔ سخت پیچھا کرنا اور ایک امر پر اصرار کو حد سے گزار دینا یعنی بات بات پر بچّوں کو روکنا اور ٹوکنا یہ ظاہر کرتا ہے کہ گویا ہم ہی ہدایت کے مالک ہیں اور ہم اس کو اپنی مرضی کے مطابق ایک راہ پر لے آئیں گے یہ ایک قسم کا شرکِ خفی ہے اس سے ہماری جماعت کو پرہیز کرنا چاہیئے۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۴، ۵)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## حیاتِ طیّبہ کے چند واقعات

اَب مَیں حضور علیہ السّلام کی حیاتِ طیّبہ سے چند واقعات بیان کروں گا جن سے ان راستوں کی نشاندہی ہوتی ہے جن پر چلنا تربیتِ اولاد کے لئے ضروری ہے حضور علیہ السلام کی زندگی میں یہی نظر آتا ہے کہ اولاد کی تربیت کے لئے حضور نے مختلف طریق اختیار کئے ہیں۔

حضور علیہ السلام کے روز و شب تو دست با کار و دل با یار کے مصداق تھے۔ کام کرتے سوتے جاگتے اُٹھتے بیٹھتے ہر وقت تسبیح و تحمید آپ کی زبان پر جاری رہتی تھی۔ اِس قدر مصروف الاوقات ہونے کے باوجود حضور علیہ السّلام اپنی اولاد کی تربیت کی طرف بھی پوری طرح متوجہ رہتے۔ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ (جو حضور علیہ السلام کی بڑی صاحبزادی ہیں) تحریر فرماتی ہیں :-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"میری یادوں کا زمانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نسبتاً کمزوری کا زمانہ تھا اکثر چکروں کا دَورہ ہوتا مگر آپؑ کی اَنتھک محنت کی مثال نہیں ملتی۔ باہر جانا ہے۔ نمازوں میں جانا ہے۔ مگر اس وقفہ میں آپ برابر تحریر کا کام کرتے رہتے۔ اتنی مصروفیت اتنے کام۔ پھر خدمت و غم اسلام کا بار کاندھوں پر۔ اپنے مشن کی اہمیّت کا اندازہ آپ سے بڑھ کر کس کو ہو گا۔ کام اور عشق۔ صادق کا کام ایمان کامل سچّی لگن کا کام یقینِ کامل کہ مَیں مقرر کردہ ہوں خدائے برتر کا۔ خود اپنے کو سب سے بڑھ کر حق الیقین ہے۔ پھر سوچنا چاہیئے کہ کتنا بڑا بار ہو گا جو باوجود اس امر پر ایمان کے کہ میرا مولا میرا معین و نصیر ہے ــ مگر جتنا ایمان و یقین۔ جتنا عشق کا درجہ بڑھا ہو اتنا ہی احساسِ ذمّہ داری اور لگن زیادہ ہوتی ہے مگر آپ تھے کہ دِل میں یادِ یار ہاتھ کارِ دوست میں۔ دماغ بھی اس تصوّر میں ہے ہر لمحہ۔ پھر بھی اسکے مقرر کردہ انسانی حقوق و فرائض ہمیشہ احسن طریق سے بشاشت سے ادا فرمائے ... میرا پلنگ بستر پاس بہت قریب ہی ہوتا تھا اور اکثر میری آنکھ رات کو کھُلتی، دیکھتی کہ آنکھیں بظاہر بند ہیں مگر لبوں پر سبحان اللہ وبحمدہٖ سبحان اللہ العظیم درُود اور ذکرِ الٰہی جاری ہے۔ مجھے پہچان ہو گئی تھی آپ کے لبوں کی حرکت پہچان لیتی اور ہلکی سی آواز بھی سُن لیتی۔ مَیں بچّہ تھی بالکل چھوٹی۔ جب بھی آپ نے مجھے کہا اور شاید کئی بار کہ جب تم آنکھ کھُلے کروٹ لیتی ہو اُس وقت ضرور دعا کر لیا کرو۔"

(الفضل ۲۴ نومبر ۱۹۷۲ء)

حضرت میر محمد اسمٰعیل رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ :-

"ایک دفعہ میاں (یعنی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ) الان کے دروازے بند کر چڑیاں پکڑ رہے تھے کہ حضرت صاحب نے جمعہ کی نماز

کے لئے باہر جاتے ہوئے ان کو دیکھ
لیا اور فرمایا
"میاں گھر کی چڑیاں نہیں پکڑا
کرتے جس میں رحم نہیں اس میں
ایمان نہیں"

(سیرت حضرت مسیح موعودؑ مصنفہ شیخ یعقوب علیؓ
حصہ سوم صـ۲۴۲)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ تحریر
فرماتے ہیں :-

"مَیں بچپن میں ایک طوطا شکار
کر کے لایا حضرت مسیح موعود علیہ السلام
نے اسے دیکھ کر کہا "محمود اس کا گوشت
حرام تو نہیں مگر اللہ تعالیٰ نے ہر جانور
کھانے کے لئے ہی پیدا نہیں کیا بعض
خوبصورت جانور دیکھنے کے لئے ہیں کہ
انہیں دیکھ کر آنکھیں راحت پائیں بعض
جانوروں کو عمدہ آواز دی ہے کہ اُن
کی آواز سُن کر کان لذت حاصل کریں"

(تفسیر کبیر جلد سوم صـ۷۵۹)

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل رضی اللہ عنہ روایت
فرماتے ہیں :-

"حضرت صاحب ایک دفعہ سالانہ
جلسہ پر تقریر کر کے جب واپس گھر
تشریف لائے تو حضرت میاں صاحب سے
(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ
تعالیٰ) جن کی عمر اس وقت دس بارہ
سال کی ہو گی پوچھا کہ میاں یاد بھی ہے
کہ آج مَیں نے کیا تقریر کی تھی۔ میاں
صاحب نے اس تقریر کو اپنی سمجھ اور
حافظہ کے موافق دُہرایا تو حضرت صاحب
بہت خوش ہوئے اور فرمانے لگے
خوب یاد رکھا ہے"

(سیرت المہدی حصہ سوم صـ۱۵۲)

## بچّوں کو نصیحت کہ بڑوں کا نام ادب سے لینا چاہیئے

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ
عنہ تحریر فرماتے ہیں :-

"ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام
اپنے اس حُجرہ میں کھڑے تھے جو عزیزم
میاں شریف احمد کے مکان کے ساتھ
ملحق ہے۔ والدہ صاحبہ بھی غالباً پاس
تھیں مَیں نے کوئی بات کرتے ہوئے
مرزا نظام الدین کا نام لیا تو صرف
نظام الدین کہا۔ حضرت مسیح موعودؑ نے
فرمایا "میاں آخر وہ تمہارا چچا ہے اِس
طرح نام نہیں لیا کرتے"

(سیرت المہدی حصہ اوّل صـ۳۱)

(مرزا نظام الدین صاحب حضور کے
چچازاد تھے اور آخر تک شدید مخالف
رہے اور کوئی موقعہ تنگ کرنے اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تکلیف دینے کا ہاتھ سے جانے نہ
دیتے تھے)۔

حضرت مولانا عبدالکریم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"آپ کی قدیم عادت تھی کہ دروازہ
بند کر کے بیٹھا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ
ایک لڑکے نے زور سے دستک دی
اور منہ سے بھی کہا "ابا بو آ کھول" آپ
وہیں اُٹھے ہیں اور دروازہ کھولا ہے
کم عقل بچہ اندر گھسا ہے اور اِدھر
اُدھر جھانک تانک کر اُلٹے پاؤں
نکل گیا ہے۔ حضرت نے معمولاً پھر دروازہ
بند کر لیا ہے۔ دو ہی منٹ گزرے
ہوں گے جو پھر موجود اور زور زور
سے دھکے دے رہے ہیں اور چلّا رہے
ہیں ابا بو آ کھول۔ آپ پھر بڑے اطمینان
اور جمعیت سے اُٹھے ہیں اور دروازہ
کھول دیا ہے۔ بچہ اَب کی دفعہ بھی
اندر نہیں گھستا ذرا سر ہی اندر کر کے
اور کچھ منہ میں بڑبڑا کے پھر اُلٹا بھاگ
جاتا ہے۔ حضرت بڑے ہشاش بشاش
بڑے استقلال سے دروازہ بند
کر کے اپنے نازک اور ضروری کام پر
بیٹھ جاتے ہیں۔ کوئی پانچ منٹ گذرے
ہیں تو پھر موجود اور پھر وہی گرما گرمی
اور شور اشوری کہ ابا بو آ کھول اور
آپ اُٹھ کر اسی وقار اور سکون سے
دروازہ کھول دیتے ہیں اور منہ سے
ایک حرف تک نہیں نکالتے کہ تُو کیوں
آتا اور کیا چاہتا ہے اور آخر تیرا
مطلب کیا ہے جو بار بار ستاتا اور
کام میں حرج ڈالتا ہے۔ مَیں نے
ایک دفعہ گنا کوئی بیس دفعہ ایسا کیا
اور ان ساری دفعات میں ایک دفعہ
بھی حضرت کے منہ سے زجر اور توبیخ
کا کلمہ نہیں نکلا"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(سیرت حضرت مسیح موعودؑ مصنفہ مولانا
عبدالکریم سیالکوٹی صـــ)

حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ بیان
فرماتے ہیں:۔

"بارہا مَیں نے دیکھا ہے اپنے اور
دوسرے بچے آپ کی چارپائی پر بیٹھے
ہیں اور آپ کو مضطر کر کے پائینتی پر
بٹھا دیا ہے اور اپنے بچپنے کی بولی میں
مینڈک اور کوّے اور چڑیا کی کہانیاں
سُنا رہے ہیں اور گھنٹوں سُنائے
جا رہے ہیں اور حضرت ہیں کہ بڑے
مزے سے سُنے جا رہے ہیں۔ گویا کوئی
مثنوی ملائے روم سُنا رہا ہے"

حضرت مولوی عبدالکریم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:۔

"حضرت بچوں کو مارنے اور ڈانٹنے

کے سخت مخالف ہیں۔ بچّے کیسے ہی
بسوریں، شوخی کریں، سوال میں
تنگ کریں اور بے جا سوال کریں اور
ایک موہوم اور غیر موجود شَے کے لئے
حد سے زیادہ اصرار کریں۔ آپ نہ تو
کبھی مارتے ہیں نہ جھڑکتے ہیں اور نہ
کوئی خفگی کا نشان ظاہر کرتے ہیں۔
محمود کوئی تین برس کا ہوگا آپ لدھیانہ
میں تھے میں بھی وہیں تھا گرمی کا موسم
تھا۔ مردانہ اور زنانہ میں ایک دیوار
حائل تھی۔ آدھی رات کا وقت ہوگا
جو میں جاگا اور مجھے محمود کے رونے
اور حضرت کے اِدھر اُدھر کی باتوں
میں بہلانے کی آواز آئی۔ حضرت اسے
گود میں لئے پھرتے تھے اور وہ کسی
طرح چُپ نہیں ہوتا تھا۔ آخر آپ نے
کہا دیکھو محمود! کیسا تارا ہے۔
بچّہ نے نئے مشغلہ کی طرف دیکھا اور
ذرا چُپ ہوُا، پھر وہی رونا اور چلّانا
اور یہ کہنا شروع کر دیا "ابّا تارے
جانا" کیا مجھے مزا آیا اور پیار معلوم
ہوُا آپ کا اپنے ساتھ یوں گفتگو کرنا
یہ اچھا ہوُا ہم نے تو ایک راہ نکالی
تھی اس نے اس میں بھی اپنی ضد کی
راہ نکال لی۔ آخر بچّہ روتا روتا خود
ہی جب تھک گیا چُپ ہو گیا مگر
اس سارے عرصہ میں ایک لفظ بھی
سختی کا یا شکایت کا آپ کی زبان
سے نہ نکلا۔"

(سیرۃ حضرت مسیح موعودؑ از مولانا
عبدالکریم صفحہ ۲۲، ۲۳)

یہ امر بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ اولاد کی تربیت
میں والدین اور بچّوں کے درمیان بے تکلّفی کا ماحول
ضروری ہے کیونکہ اگر بے تکلّفی نہ ہو تو والدین کو بچّوں کی
کمزوریوں کا علم بھی نہ ہو سکے گا۔ اور کمزوریوں کا علم نہ ہوگا
تو ان کی اصلاح بھی نہ ہو سکے گی اس محبت میں بھی حضرت
مسیح موعود علیہ السلام کا اُسوہ ہمارے سامنے ہے۔
سیرۃ المہدی میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ
تعالیٰ عنہ تحریر فرماتے ہیں:-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"مکرم ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب
نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعودؑ
علیہ السلام کبھی کبھی اپنے بچّوں کو پیار
سے چھیڑا بھی کرتے تھے اور وہ اِس
طرح سے کہ کبھی کسی بچّہ کا پہنچہ پکڑ لیا
اور کوئی بات نہ کی خاموش ہو رہے۔
یا بچّہ لیٹا ہوُا ہو تو اس کا پاؤں پکڑ
کر اس کے تلوے کو سہلانے لگے۔
خاکسار عرض کرتا ہے کہ میر صاحب کی
اِس روایت نے میرے دل میں ایک
عجیب درد آمیز مسرت کی یاد تازہ کی

ہے کیونکہ یہ پہنچہ پکڑ کر خاموش ہو جانے
کا واقعہ میرے ساتھ بھی (ہاں اِس
خاکسار عاصی کے ساتھ جو خدا کے
مقدس مسیح کی جوتیوں کی خاک جھاڑنے
کی بھی قابلیت نہیں رکھتا) کئی دفعہ
گزرا ہے۔ وذالك فضل الله
یؤتیہ من یّشاء۔ ورنہ ہم کہاں
بزمِ شہریار کہاں۔"

(سیرۃ المہدی حصہ دوم صـ۲۲)

اِس بے تکلفی کا ماحول پیدا کرنے کی غرض سے
اور اس غرض سے کہ بچّوں کو سمجھانے کا یہ طریق بھی بڑا
مؤثر ہے حضور علیہ السّلام بچّوں کو کبھی کبھی کہانیاں بھی
سُنایا کرتے تھے۔

حضرت عرفانی صاحبؓ نے سیرۃ حضرت مسیح موعود
علیہ السلام میں دو کہانیاں درج کی ہیں جو حضور علیہ السّلام
نے ۱۸۹۸ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کو سُنائی تھیں
اسی طرح حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد رضی اللہ عنہ
نے روایت کی ہے کہ:۔

"حضرت مسیح موعود علیہ السّلام بعض
اوقات گھر میں بچّوں کو بعض کہانیاں
بھی سُنایا کرتے تھے چنانچہ ایک
بُرے بھلے کی کہانی بھی آپ عموماً سُناتے
تھے جس کا خلاصہ یہ تھا کہ ایک بُرا آدمی
تھا اور ایک اچھا آدمی تھا اور دونوں
نے اپنے اپنے رنگ میں کام کئے۔
آخر بُرے آدمی کا انجام بُرا ہوا اور
اچھے کا اچھا۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(سیرۃ المہدی حصہ اوّل صـ۵۴)

"بعض اوقات بچّے بھی آپ کو
کہانیاں سُنانا شروع کر دیتے اور
آپ بیٹھے سُنتے، نہ اِس لئے کہ آپ کو
کوئی شوق تھا بلکہ محض اِس لئے کہ
ان کی دِل شکنی نہ ہو اور بچّوں کی
تربیت کے متعلق جو اصول آپ کے
ہیں ان کے خلاف نہ ہو۔ تربیتِ اولاد
کے لئے تحمّل اور ان کا احترام بھی
ضروری ہے۔"

(سیرت مسیح موعودؑ جلد اوّل صـ۱۵۶)

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل رضی اللہ عنہ
روایت فرماتے ہیں:۔

"میاں بشیر احمد صاحب چھوٹے
تھے تو ان کو ایک زمانہ میں شکر
کھانے کی بہت عادت ہو گئی تھی۔
ہمیشہ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام
کے پاس پہنچتے اور ہاتھ پھیلا کر کہتے
"ابّا چٹّی" حضرت صاحب تصنیف
میں بھی مصروف ہوتے کام چھوڑ کر
فوراً اُٹھتے کوٹھڑی میں جاتے شکر
نکال کر ان کو دیتے اور پھر تصنیف
میں مصروف ہو جاتے۔ تھوڑی دیر

ہیں میاں صاحب موصوف پھر دستِ
سوال دراز کرتے ہوئے پہنچ جاتے
اور کہتے "ابا چٹی" (چٹی شکر کو کہتے
تھے کیونکہ بولنا پورا نہ آتا تھا اور مراد
یہ تھی کہ چٹے رنگ کی شکر لینی ہے)
حضرت صاحب پھر اُٹھ کر اُن کا سوال
پورا کر دیتے۔ غرض اس طرح ان دنوں
میں روزانہ کئی کئی دفعہ یہ سیر اپھیری
ہوتی رہتی تھی مگر حضرت صاحب
باوجود تصنیف میں سخت مصروف ہونے کے
کچھ نہ فرماتے بلکہ ہر دفعہ ان کے کام
کے لئے اُٹھتے تھے۔ یہ ۱۸۹۵ء یا
اس کے قریب کا ذکر ہے۔"

(سیرۃ المہدی حصہ سوم صـ۳۵)

حضرت مولانا عبدالکریم رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ :-

"جاڑے کا موسم تھا محمود نے جو اس
وقت بچہ تھا آپ کی واسکٹ کی جیب
میں ایک بڑی اینٹ ڈال دی۔ آپ
جب لیٹیں وہ اینٹ چبھے۔ میں موجود
تھا۔ آپ حامد علی صاحب سے فرماتے ہیں :-
حامد علی چند روز سے ہماری پسلی
میں درد ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے
کہ کوئی چیز چبھتی ہے۔ وہ حیران ہوا
اور آپ کے جسدِ مبارک پر ہاتھ پھیرنے
لگا اور آخر اس کا ہاتھ اینٹ سے
جا لگا جھٹ جیب سے نکال لی اور
عرض کی اینٹ تھی جو آپ کو چبھتی تھی
مسکرا کر فرمایا" اوہو چند روز ہوئے
محمود نے میری جیب میں ڈالی تھی اور
کہا تھا اسے نکالنا نہیں میں اس سے
کھیلوں گا"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(سیرت حضرت مسیح موعود صـ۶۵)

## نرمی اور پیار سے بچوں کی تربیت کا طریق

محترمہ فضل النساء بیگم صاحبہ اہلیہ مولوی ارجمند
خاں صاحب نے بیان کیا کہ :-

"میں نے حضرت اُمّ المومنین سے
سُنا ہے کہ ایک دفعہ ایک بچہ باہر
کسی سے گالی سُن کر آیا کہ "سوؤر کا
بچہ گو کھانا" جب اس نے گھر میں
دُہرایا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام
نے سُن کر فرمایا اِدھر آؤ میں تمہیں
بتاؤں۔ اِس طرح نہیں بلکہ اِس طرح
کہا کرو "باپ کا بچہ گُڑ کھانا"۔ پھر
وہ اس طرح کہنے لگا"

(شمائل احمد صـ۹۱)

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ مدرسہ
تعلیم الاسلام قادیان کے مجمع
تشحیذ الاذہان میں طلبہ کو مضمون دیا

گیا کہ علم اور دولت کا مقابلہ کرو۔
صاحبزادہ مرزا البشیر الدین محمود احمد
صاحب نے اس پر بہت غور و فکر
کی اور بعض ہم مکتب اور ہم جماعتوں
سے بھی بحث کی مگر جب آپ کے
قلبِ مطہر نے علم اور دولت میں سے
کسی کو کافی اور یقینی طور پر بہتر ہونے
کا فتویٰ نہ دیا تو آپ اپنے ابّا جان
امام الوقت کے ساتھ کھانا کھاتے
ہوئے میاں بشیر احمد سے یوں مخاطب
ہوئے۔

محمود احمد! البشیر! کیا تم بتلا سکتے
ہو کہ علم اچھا یا دولت؟

میاں بشیر احمد صاحب نے تو کیا
جواب دینا تھا امام الوقت سُن کر
فرمانے لگے۔ بیٹا محمود! توبہ کرو توبہ
کرو۔ نہ علم اچھا ہے نہ دولت خدا کا
فضل اچھا ہے۔"

(البدر ۲۱ اکتوبر ۱۹۰۲ء)

ایسے کم عمر بچے جن پر ابھی مذہبی یا اخلاقی
ذمہ داریاں عائد نہیں ہوتیں ان کو چھوٹی چھوٹی باتوں
پر سزا دینے کے متعلق حضور فرمایا کرتے تھے کہ "خدا تعالیٰ
کی طرف سے تو مکلّف ہیں ہی نہیں پھر تمہارے مکلّف
کیونکر ہو سکتے ہیں۔" لیکن چھوٹی عمر میں چونکہ بچے کی
عادات پختہ نہ ہوتی تھیں اِس لئے مناسب رنگ میں
سمجھانے بجھانے سے اس کی اخلاقی نشوونما کو صحیح
راستوں کی طرف موڑا جا سکتا ہے۔ اس بارہ میں حضور
فرماتے ہیں:-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"بچوں کو تنبیہ کر دینا بھی ضروری
ہے۔ اگر اس وقت ان کو شرارتوں
سے منع نہ کیا جاوے تو بڑے ہو کر
انجام اچھا نہیں ہوتا بچپن میں اگر
لڑکے کو کچھ تادیب کی جاوے تو وہ اسکو
خوب یاد رہتی ہے کیونکہ اس وقت
حافظہ قوی ہوتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۴۱۴، صفحہ ۴۱۵)

اب میں ایک واقعہ بیان کروں گا جس کا
تربیتِ اولاد سے بڑا گہرا تعلق ہے۔ حضرت نواب
مبارکہ بیگم صاحبہ فرماتی ہیں "ایک بار نانی امّاں (حضرت
امّ المومنین رضی اللہ عنہا کی والدہ محترمہ) کسی خادم
کی گستاخی یا کہنا نہ ماننے پر ناراض ہو گئیں اور حضرت
امّاں جانؓ ان کی خفگی سُن کر سخت پریشان تھیں۔ میں
نانی امّاں کے پاس جا کر بیٹھ گئی۔ ان کے الفاظ آج تک
ٹھیک مجھے یاد ہیں کہ "حضرت میرے سر کا تاج ہیں مگر
لڑکی (نانی امّاں، امّاں جان کو اکثر لڑکی یا بیوی کہہ کر
پکارا کرتی تھیں) میری بیٹی ہے اس کی طرف سے میں
کوئی بات برداشت نہیں کر سکتی۔" یہ حالت دیکھ کر
حضرت مسیح موعود علیہ السلام خود حضرت امّاں جان
رضی اللہ عنہ کو نیچے گول کمرہ والے حصّہ کے پاس جو بڑا
کمرہ اور برآمدہ تھا وہاں ان دنوں نانی امّاں، نانا جان

کا قیام تھا لائے۔ اماں جان کے آنسو جاری تھے اور حضور آپ کو کندھوں پر ہاتھ رکھ کر سہارا دے کر لا رہے تھے آکر اماں جان کا سر نانی اماں کے قدموں پر جھکا دیا انہوں نے فوراً سنبھال کر گلے سے لگا لیا اور ناراضگی دُور ہو گئی حضرت مسیح موعود علیہ السلام زبان سے کچھ نہیں بولے تھے صرف نانی اماں کے قدموں میں جھکا کر ان کے گلے لگا ہوا دیکھ کر واپس اُوپر چلے گئے۔ حضور علیہ السلام کا یہ فعل رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک فرمان کی تعمیل تھا۔ حدیث میں آتا ہے کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "الجنّۃ تحت اقدام الامّھات" کہ جنّت ماں کے قدموں کے نیچے ہے۔ اِس حدیث کے ایک تو ظاہر معنی ہیں کہ اولاد کو اپنی ماں کے ادب و احترام کو ہر حالت میں پیشِ نظر رکھنا چاہیئے اور جہاں تک وسعت ہو ماں کی خدمت میں لگے رہنا چاہیئے کیونکہ ماں کی خدمت میں بڑی برکت ہے اور بڑے ثواب کا موجب۔ ہر ماں بچّے کے لئے جس تکلیف کے دَور سے گزرتی وہ کسی تشریح کا محتاج نہیں۔ دوسرے معنی اِس حدیث کے یہ ہیں کہ اولاد کی تربیت کی بھاری ذمّہ داری ماؤں پر ہے۔ اِس جہت سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کی مخاطب مِلّت کی مائیں ہیں۔ بچّوں کی صحیح تربیت کا وقت زندگی کے ابتدائی سال ہوتے ہیں اور اس وقت اولاد باپ کی نسبت ماں کی نگرانی اور ماں کے زیادہ اثر کے نیچے ہوتی ہے۔ اس وقت ماں کی صحیح تربیت اولاد کو اللہ تعالیٰ کی رضا کی راہوں پر چلانے میں بڑی ممد ہو سکتی ہے۔ سو میں اپنی بہنوں کی خدمت میں درخواست کروں گا کہ اَب جب کہ اسلام کی تبلیغ و اشاعت اور اسلامی احکام پر عمل کرنے کی بھاری ذمّہ داری جماعتِ احمدیہ کے کندھوں پر ڈال دی گئی ہے اپنی ذمّہ داریوں کو سمجھیں اور اسلام کے غلبہ کو قریب سے قریب تر لانے میں ممد اور معاون ثابت ہوں تا وہ دن جلد آئے جب ہم اپنی آنکھوں سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس پیشگوئی کو پورا ہوتے دیکھیں۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"اے تمام لوگو! سُن رکھو کہ یہ اس خدا کی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان بنایا۔ وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دے گا اور محبّت و برہان کی رُو سے سب پر ان کو غلبہ بخشے گا۔ وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دُنیا میں صرف ایک ہی مذہب ہو گا جو عزّت کے ساتھ یاد کیا جائیگا خدا اِس مذہب اور اِس سلسلہ میں نہایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالے گا اور ہر ایک کو جو اس کے معدوم کرنے کا فکر رکھتا ہے نامراد رکھے گا اور غلبہ ہمیشہ رہے گا یہاں تک کہ قیامت آجائے گی۔۔۔ دنیا میں ایک ہی مذہب ہو گا اور ایک ہی پیشوا میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھیگا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔"

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۵، ۶۶)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# کردار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

موڑ پر آکر نئی تاویل کر لیتے ہیں لوگ
بے ضرورت راستے تبدیل کر لیتے ہیں لوگ

جن کی باتوں پر ملمع جھوٹ کا کندن لگے
ان کے ہر ارشاد کی تعمیل کر لیتے ہیں لوگ

اِک مسلسل سانحہ اِک مستقل غم کا بھرم
زندگی سے موت کی تکمیل کر لیتے ہیں لوگ

دیکھتے رہتے ہیں ہر گم کردہ رہ کی بھول چوک
اِس طرح کردار کی تشکیل کر لیتے ہیں لوگ

اپنے ذہنوں کی غلاظت دوسروں پر پھینک کر
اپنے ہاتھوں آپ ہی تذلیل کر لیتے ہیں لوگ

موج ہی میں ڈوب جاتے ہیں کنارا جان کر
کیسی کیسی بات میں تعجیل کر لیتے ہیں لوگ

کس قدر ہشیار ہیں اجمال ہی کو دیکھ کر
چشم و دل کو واقفِ تفصیل کر لیتے ہیں لوگ

بوجھ دِل کے، وقت کی رفتار کر دیتے ہیں کم
روز و شب صدیوں میں بھی تبدیل کر لیتے ہیں لوگ

کہکشاں کی سمت جب پرواز کرتے ہیں نسیم
سنگِ رہ کو بھی نشانِ میل کر لیتے ہیں لوگ

نسیم سیفی

# مفید اور مؤثر دوائیں

## نورِ کاجل

ربوہ کا مشہور عالم تحفہ

آنکھوں کی خوبصورتی، صحت اور تندرستی کے لئے مفید ترین جڑی بوٹیوں کا جوہر، آنکھوں کی بہت سی بیماریوں کا علاج ہے۔ بچوں، عورتوں اور مردوں سب کے لئے مفید۔

قیمت فی شیشی سوا روپیہ

## تریاق اٹھرا

اسقاطِ حمل، بچوں کا پیدا ہو کر فوت ہو جانا یا کمزور رہنے کے لئے مفید عام گولیاں۔

قیمت مکمل کورس پندرہ روپے

## نورِ نظر

اولادِ نرینہ کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی بہترین تجویز۔ قیمت مکمل کورس پچیس ۲۵ روپے۔

## سُرمہ خورشید

دُھند، غبار، خارش، کُکرے، موتیا بند اور دیگر امراضِ چشم کے لئے اکسیر اور لاجواب۔ قیمت ۷۵ پیسے۔

**خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ**

فون نمبر ۴۳۸



# تحریکِ جدید کے ذریعہ

## احمدیت اکنافِ عالم میں پہنچی

## اور احمدیت کے طفیل

## حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کے مبارک

## نسخہ جات

## شرق و غرب تک پہنچے

بہ توفیقِ الٰہی یہ سعادت ہم نے بھی پائی کہ مسیحاءِ زمانہ کے خلیفۂ اوّلؓ کے علم و حکمت سے دُنیا کی دُکھی مخلوق کی خدمت کر سکے۔

ایں سعادت بزورِ بازو نیست

تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

سنہ ۱۹۱۱ء سے آپ سب کی خدمت میں حاضر

**حکیم نظام جان اینڈ سنز**

گوجرانوالہ و ربوہ


Digitized by Khilafat Library Rabwah

اچھوتے اور بے مثل ڈیزائنوں میں

بیاہ شادی کے لئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جڑاؤ و سادہ سیٹ

چاندی کے خوشنما برتن، ٹی سیٹ وغیرہ

فرحت علی جیولرز

کمرشل بلڈنگ شاہراہِ قائدِ اعظم لاہور فون نمبر ۵۲۶۲۳

سرزمینِ قادیان کا اوّلین دواخانہ

جسے سنہ ۱۹۱۱ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ نے اپنے مبارک ہاتھوں قائم فرمایا

| | | |
|---|---|---|
| دوائی خاص<br>زنانہ امراض کا واحد علاج<br>دو اونس کی قیمت چھ روپے | قدیمی ۔۔۔ اوّلین ۔۔۔ شہرۂ آفاق<br>حبّ اطہر ارجسٹرڈ<br>مکمل کورس بیس روپے | زود جامِ عشق<br>طاقت کی لاثانی دوا<br>قیمت ۶۰ گولی ۱۶ روپے |
| حبّ مفید النساء<br>بیقاعدگی کا بہترین علاج<br>پانچ روپے | ہمارا اصول<br>• صاف ستھرے اجزاء • دیانتدارانہ دوا سازی<br>• عمدہ پیکنگ • غریبانہ قیمت • مخلصانہ مشورہ<br>اِسی اُصول کے تحت ۱۹۱۱ء سے آپ کی خدمت کرتے چلے آرہے ہیں | نرینہ اولاد گولیاں<br>انعامِ خداوندی<br>قیمت فی کورس پندرہ روپے |
| حبّ مسان<br>سوکھے کی مجرّب دوا<br>تین روپے | حکیم نظام جہان اینڈ سنز چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ<br>بالمقابل ایوانِ محمود ربوہ | معین الصحت<br>تلی، بھوس، خرابی جگر اور یرقان کا علاج<br>پانچ روپے |